Question: 1

اسلام میں گڈ گورننس

تعارف

گورننس کا تعلق عوام کی فلاح و بہبود کے لیے حکمتی پالیسز کو مرتب و عمل درآمد کروانے کے ساتھ ہے۔ اسلام جو کہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ گڈ گورننس یا گورننس کے لیے بھی رہنمائی خدائی احکامات سے ہی لیتا ہے تاکہ عوام کو ان کے خدا کی طرف سے جو دیے گئے حقوق میں کوئی کوتاہی نہ کی جا سکے۔ جیسا کہ قرآن و سنت اسلامی نظام کے ماخوذ ہیں جن کا مقصد عوام کی فلاح و بہبود، معاشی نظام کی بہتری، عدالتی انتظامات کی فراہمی، فوجی، سیاسی در حقیقت زندگی کے تمام معاملات میں اسلام انسان کی رہنمائی آفاقی اصولوں پر کرتا ہے۔ اسلام میں خلیفہ جو کہ عوام کی رائے سے چنا جاتا ہے ان تمام معاملات زندگی کو بہتر کرنے میں کوئی کسر نہیں رکھتا۔

گورننس کی تعریف

گورننس کا تعلق عوامی معاملات اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے بنائی جانے والی پالیسیز سے ہوتا ہے تاکہ عوام اپنے منتخب کردہ نمائندہ سے اپنے حقوق کا تقاضا کر سکیں۔

Scanned with CamScanner

اسلامی گورننس کا خاکہ

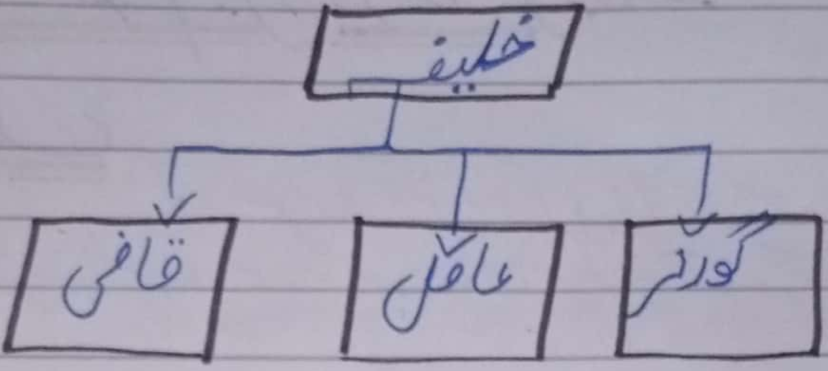

خلیفہ عوام کی رائے سے شوریٰ کے ذریعے منتخب کیا جاتا ہے۔ جو کہ معاملات میں تقویٰ، امانت، جو ہر وغیرہ کا خاص خیال رکھتا ہے۔ اسی طرح خلیفہ ہی کسی علاقے کا گورنر منتخب کرنے کا حق رکھتا ہے اور قاضی چاہے صوبے کا ہو یا ضلع کا اس کو عہدہ دینا اور عہدے سے بغیر کسی شرعی عذر کے وہ بھی خلیفہ کے حقوق میں شامل ہیں۔

اسلامی گورننس کے ماخوذ

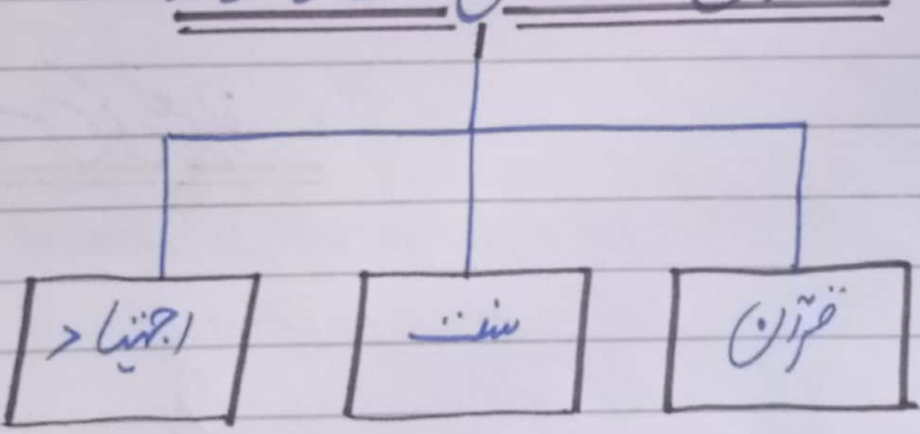

اسلام میں کسی بھی معاشرے کو جو آفاقی تصورات قرآن کی صورت میں پیش کئے ہیں، وہی انسانیت کی بھلائی کے لیے گورننس رہنما اصولوں میں شامل کرتی ہے۔ اسی طرح اگر عام علم میں لوگوں کو قرآن سے بات نہ ملے تو حدیث سے لی جاسکتی ہے۔ اور بھی اگر ان دونوں میں معاملات کا حل نہ ملے تو اسلام میں اجتہاد کے دروازے ہمیشہ کے لیے انسانیت کے لیے اسلام نے کھول دیئے ہیں۔

اسلامی گورننس کی خصوصیات

عوام کی فلاح و بہبود

اسلام میں گورننس کا سب سے پہلا مقصد عوام کی فلاح و بہبود ہے۔ جس میں اس بات کا قطعی خیال نہیں کیا جاتا کہ سامنے والا انسان مسلم ہے یا غیر مسلم۔ اس ضمن میں حضرت عمرؓ کا مشہور واقعہ جس میں انہوں نے ایک غیر مسلم کو مانگتے دیکھا تو آپ نے اس سے وجہ پوچھنے کے بعد بیت المال سے اس کی مدد کی اور اس بات کو یقینی بنایا کہ غیر مسلم بوڑھے، بچے، رنڈے، وغیرہ کا بھی بیت المال پر اتنا ہی حق ہے جتنا ایک مسلمان کا ہے۔ لہٰذا اسلام برابر کے اصولوں پر کھڑا ہو کر اپنی گورننس کے معاملات کو احکامات الٰہی میں عوام کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال لانے پر زور دیتا ہے۔

اسلامی گورننس: معاشیات

چونکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے لہٰذا اسلام اس بات کی ذمہ داری بھی لیتا ہے کہ عوام کو روزمرہ معاملات میں مشکلات کا سامنا بھی نہ کرنا پڑے اور لوگوں کو معاشی مشکلات سے بھی نکالا جائے۔ اس مقصد کے لیے اسلام میں **زکوٰۃ، عشر، خراج، خالصہ** وغیرہ سے ریاست خود کو مضبوط کرتی ہے اور عوام کو بھی معاشی طور پر مستحکم کرنے کی تدابیر کرتی ہے۔ جیسا کہ قحط میں مصر سے مدد پہنچنے والی رسد نے ہزاروں لوگوں کی جان بچائی۔ یہ بھی اسلامی ریاست کی ذمہ داریوں میں شامل تھا جو کہ گورننس کے ذریعے بہتر طریقے سے انجام پایا۔

عدالت: اسلامی گورننس

اسلام چونکہ تمام انسانوں کو برابر کا مقام دیتا ہے اس لیے اسلامی گورننس کے نظام میں عدالت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کا اندازہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں اس شعبہ کے الگ قیام اور عاملوں کی تقرری بشمول ان کے وظائف سے لگایا جا سکتا ہے۔

عسکری معاملات: اسلامی گورننس

اسلام مسلمانوں کو دفاع کا حق بھی دیتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضورؐ اور حضرت ابوبکرؓ کے دور کے بعد عسکری ادارے کا باقاعدہ قیام اور مجاہدین کی تنخواہوں کا اجرا اس بات کی دلیل

ہے۔ حضرت عمرؓ نے اس سلسلے میں مختلف شہروں کو آباد کر کے وہاں ہر ایک مختلف فوجی چھاؤنیاں بھی دفاعی مقاصد سے بنوائیں۔

امن و امان: اسلامی گورننس

اسلام میں پولیس کے محکمے کا اجرا باقاعدہ طور پر حضرت عمرؓ کے دور میں شروع ہوا۔ جس کا مقصد امن و امان قائم کرنا، بازاروں کی حفاظت اور ناپ تول کے معاملات کو دیکھنا وغیرہ تھا۔ اس سلسلے میں عادی مجرموں کے لیے جیل خانہ جات کا بھی آغاز کر دیا گیا۔ تاکہ عام عوام ان کے شر سے بچ سکیں۔

(واللہ لا یحب الفساد)

تعلیمی معاملات: اسلامی گورننس

اسلام نے ہر شخص کو تعلیم کا حق دیا۔ اس سلسلے میں اسلامی گورننس کے تحت مختلف قسم کے مدارس قائم کیے گئے اور لوگوں کو مختلف علوم سیکھنے اور علوم اور حکمت کی معاونت کی طرف راغب کیا گیا۔

اسلامی گورننس: سیاست

جیسا کہ اسلام لوگوں کو اپنا خلیفہ منتخب کرنے کا حق دیتا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اسلام میں بادشاہت کا کوئی بھی نظام نہیں۔

وامرھم شوری بینھم۔
وشاورھم فی الامر۔ (القرآن)

اسلام میں خلیفہ کا تقرر شوریٰ سے ہوتا ہے جو کہ عوامی رائے ہی شمار کیا جاتا ہے۔

بیرونی معاملات: اسلامی گورننس

جیسا کہ حضورؐ نے بیرونی معاملات کو خود بھی دیکھا اور سفیروں کو خود رخصت اور قبول بھی کیا۔ اسی طرح سفیروں کے لیے سرائے بھی تعمیر کروائے۔ جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اسلام میں گورننس کا تعلق نہ صرف اندرونی بلکہ بیرونی معاملات سے بھی ہے۔

حاصل کلام

اوپر بیان کردہ احکامات بشمول فوجی، سیاسی، عدالتی، امن و امان وغیرہ کا تعلق چونکہ گورننس سے ہے اور اسلام اپنی گورننس کے تمام اصول قرآن و سنت سے ماخوذ کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں گورننس براہ راست خدائی احکامات کے نفاذ جاری کرتی ہے جس کا مقصد خدا کے بندوں کو خدا کی طرف سے جاری کردہ حقوق کا اجرا ہے۔ چونکہ اس مقصد کے لیے مسلمانوں کو زمین میں خلیفہ چننے کی اجازت ہے جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ زمین پر اللہ کے احکامات کو نافذ عمل کرنے اور حقوق العباد کو ادا کروانے کے لیے خلیفہ کی حیثیت مرکزی ہے اور گورننس کا ہیڈ بھی اسلام میں خلیفہ کو ہی مانا جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

Question: 3

اسلام میں احتساب، سماجی کنٹرول، خوشحال معاشرہ

تعارف

احتساب کا بنیادی مقصد قانون کی حکمرانی ہے۔ جس سے لوگوں کو ان کے حقوق سلب ہونے سے بچانے، برابری کی سطح پر سمجھنا، سب کا عدالتی احترام اور بشمول عوام کی امن و امان کو قائم رکھنا جیسے عوامل شامل ہیں۔ ان احتساب کے عوامل سے نہ صرف معاشرے میں کنٹرول آئے گا بلکہ اس سے لوگوں کا اعتماد نظام پر بڑھ جاتا ہے جس میں لوگوں کو نہ تو اپنے حقوق سلب ہونے کا ڈر، عدم تحفظ، نا انصافی اور نہ ہی جان و مال جیسے خطرات لاحق ہوتے ہیں۔ جس سے نہ صرف لوگ نظام کی مدد کرنے والے کام کرتے ہیں بلکہ نظام کو مزید مضبوط بنانے کے لیے اپنے وسائل بھی بروئے کار لاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اسلام جو کہ ایک عالمگیر مذہب ہونے کے ناطے تمام انسانوں کو اپنے بیان کردہ تمام حقوق فراہم کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے نہ صرف اسلامی احتسابی نظام کی مضبوطی بلکہ آفاقی حیثیت کا اندازہ بھی لگایا جا سکتا ہے۔

اسلام میں احتساب اور سماجی کنٹرول

اسلامی احتسابی نظام ہر ریبر کی سطح پر سب کو تصور کرتا ہے جس کی مثال ہمیں حضورﷺ کے مبارک دور میں ملتی ہے۔ جب ایک فاطمہ نامی عورت کے لیے سفارش کی گئی تو آپ ﷺ نے انکار کر دیا۔

حقوق کی فراہمی: اسلامی احتسابی نظام

اسلام میں احتسابی نظام کا اندازہ حضرت عمرؓ کے اس طرزِ عمل سے لگایا جا سکتا ہے۔ جب ان کے پاس مختلف جلیل القدر صحابہ حضرت سعد بن وقاص اور حضرت عمارؓ کی شکایات موصول ہوئیں تو آپؓ نے انہیں گورنری سے معزول کر دیا۔ اسی طرح غیر مسلموں کے علاقہ کو جانے والی نہر جو کوڑے سے ڈھک گئی تھی، جس کی شکایت پر حضرت علیؓ نے وہاں کے گورنر کو صاف کروانے اور مختلف ہدایت غیر مسلموں کے بارے میں جاری کیں۔ اسلامی احتسابی نظام سے اس میں رہنے والوں کو ان کے حقوق کی مکمل فراہمی کروائی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے اسلامی معاشرے میں سماجی کنٹرول کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

امن و امان قائم رکھنا

اسلام میں امن و امان کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ اس مقصد کے لیے وقتاً فوقتاً مختلف اقدامات بھی کئے گئے ہیں

جس میں امیر و غریب، مسلمان و غیر مسلم سب کی ایک سطح پر پرکھ کر امن و امان قائم رکھنے کے لیے کسی بھی عدالت کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس سے لوگوں میں نظام پر اعتماد بڑھ اور امن و امان قائم ہوتا ہے۔ جو کہ سماجی کنٹرول کی طرف معاشرے کو لے کر جاتا ہے۔

جان و مال کی حفاظت

جیسا کہ اسلام تمام لوگوں کو بشمول ذمی کو بھی جان و مال کی حفاظت کا یقین دلاتا ہے۔ اس سے لوگوں میں نظام اور حکومت کی طرف سے لگائی پابندیوں اور قوانین کی ماننا ضروری ہوتا ہے۔ جس سے نہ صرف لوگوں میں اعتماد پیدا ہوتا ہے بلکہ معاشرے میں ایک کنٹرول بھی قائم ہوتا ہے

عدالتی احترام

اسلام میں تمام خلیفہ سے لے کر ادنیٰ قسم کا انسان بھی عدالتی فیصلوں کا پابند ہوتا ہے جو کہ کسی بھی وقت کسی کو بھی طلب کرنے میں عار محسوس نہیں کرتا۔ جس سے لوگوں میں سماجی کنٹرول اور اعتماد پیدا ہوتا ہے

نتیجہ

نتیجتاً ان تمام حقوق کی طرح ہی اسلام احتساب کے ذریعے یقینی بناتا ہے جس کا ذکر

اللہ نے اپنی کتاب میں کیا اور اس طرح سے لوگوں میں ریاست کی طرف ایک اعتماد کی فضا قائم ہو جاتی ہے اور لوگ سماجی کنٹرول کی طرف مبذول ہو جاتے ہیں

اسلامی احتساب اور خوشحال معاشرہ

اسلام تمام لوگوں کو برابر کے اصولوں کی سطح پر دیکھتا ہے اور کسی کے حق کی تلفی کی کبھی بھی تائید نہیں کرتا۔ جس سے لوگوں میں نظام کی طرف اعتماد پیدا ہوتا ہے اور لوگوں میں اور اسی طرح مجموعی طور پر معاشرے میں خوشحالی آتی ہے۔

برابری کا سلوک: خوشحال معاشرہ

اسلام میں احتساب کے نظام کی وجہ سے سب کو جوابدہ ہونا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے لوگوں کو برابر مواقع ملتے ہیں کہ وہ اپنا کوئی بھی کاروبار بغیر کسی خوف و خطر کے جاری رکھ سکیں جس کی وجہ سے معاشرہ خوشحال ہوتا جاتا ہے۔

قانون کی حکمرانی: حقوق کی ادائیگی اور خوشحالی

اسلام کے احتساب کے نظام میں کسی کو بھی یہ مرتبہ حاصل نہیں کہ وہ خلیفہ کا رشتہ دار ہے یا ان کو غنی اور اور اس کے گناہ / غلطی کو معاف کر دیا جائے۔ اس

خوبصورتی کی وجہ اسلام میں قانون کی حکمرانی ہے جو کہ قرآن و سنت سے ماخوذ ہے۔ اس کی وجہ سے لوگ بغیر کسی ڈر کے اپنے روز مرہ کے معاملاتِ زندگی اور کاروبار با آسانی ادا کر سکتے ہیں اور اس طرح معاشرے میں خوشحالی آتی ہے۔

حاصل کلام

اسلام بطور ضابطہ حیات انسانوں کے حقوق کا داعی اور زمین پر اللہ کے احکامات کے نفاذ کا ضامن احتساب کے معاملے میں نہ تو کوئی رتبہ دیکھا جاتا ہے اور نہ ہی تقویٰ و پرہیزگاری کیونکہ ان تمام معاملات کا تعلق تمام معاشرے سے ہوتا ہے پھر اگر کسی ایک کو معاف کر دیا جائے تو باقیوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور معاشرے میں سماجی کنٹرول نہیں رہتا۔ اگر معاشرے میں سماجی کنٹرول نہ ہو اور لوگوں کے حقوق سلب ہوں اور کوئی پوچھنے والا نہ ہو تو اس طرح سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور لوگ خوشحالی کو ترستے رہ جاتے ہیں۔ اسلام ان تمام معاملات میں انسانیت کی رہنمائی کرکے آفاقی احتسابی اصولوں سے معاشرے میں سماجی کنٹرول اور پھر معاشرے کو خوشحالی کی طرف لے کر جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner